تعین میں آسانی رہے۔

۴۔ ینابیع الحکمۃ :

اس سلسلے کی جتنی روایات ہیں، ان کی اسانید بھی مختلف ہیں اور متون و مضامین بھی، اکثر ضعیف ہیں، بعض مراسیل ہیں۔

رزین العبدری نے ابن عباس سے یہ الفاظ نقل کئے ہیں:

"من اخلص للہ اربعین یوما ظھرت ینابیع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ قال المنذری:

ولم اراہ فی شیئ من الاصول التی جمعھا ولم اقف لہ علی اسناد صحیح ولا حسن، انما ذکر فی کتاب الضعفاء کالکامل وغیرہ ولکن رواہ الحسین بن الحسین المروزی فی زوائدہ فی کتاب الزھد لعبد اللہ بن المبارک فقال حدثنا ابو معاویۃ انبأنا حجاج عن مکحول عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فذکرہ مرسلا وکذا رواہ ابو الشیخ ابن حبان وغیرہ عن مکحول مرسلاً" (الترغیب والترھیب ۱/۶)

ابو نعیم نے حلیہ میں حضرت ابو ایوب سے روایت کی ہے لیکن یہ ضعیف ہے کیونکہ اس میں حجاج اور یزید بن یزید واسطی ہے جو کثیر الخطا رہے۔ دوسرا محمد بن اسماعیل ہے، وہ مجہول ہے، مکحول تابعی ہے، حضرت ابو ایوب سے اس کا سماع ثابت نہیں ہے۔ امام ابن الجوزی نے اسے موضوع کہا ہے۔ (اسنی المطالب ص ۲۰۳)

ابو ایوب والی روایت امام احمد نے بھی روایت کی ہے مگر مکحول سے مرسلاً ——— اس میں "ظھرت" کی جگہ "تفجرت" کے الفاظ آئے ہیں۔ سیوطی نے جامع صغیر میں ابو ایوب والی روایت کو ضعیف کہا ہے۔ ابن عدی نے کامل میں اس کو "منکر" کہا ہے۔ امام صغانی نے اسے موضوع قرار دیا ہے، سخاوی نے بھی اسے ضعیف لکھا ہے۔

امام عراقی کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے۔

ملا علی کہتے ہیں کہ مرسل، جمہور کے نزدیک حجت ہے (موضوعات) مگر یہاں یہ مرسل خود بھی ضعیف ہے۔ صاحب الوجیز لکھتے ہیں، یہ ابو ایوب، ابن عباس اور ابو موسیٰ سے مروی ہے لیکن کلام سے خالی ایک بھی نہیں ہے۔

"ولا تخلو طرقہ عن مجهولين ومتروك - انتهى"

امام فتنی لکھتے ہیں، ٹھیک ہے لیکن اس میں متہم" ایک بھی راوی نہیں ہے (تذکرۃ الموضوعات)

بہرحال بروایت ابوموسیٰ یہ الفاظ مروی ہیں:

"من زهد فی الدنیا اربعین یوما واخلص فیها العبادة اجری الله ینابیع الحکمة من قلبه علی لسانه"

لیکن ابوالشیخ میں "من زهد" کی جگہ "من اخلص" آیا ہے۔ بہرحال یہ بھی سب ضعیف روایات ہیں (فتنی) حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے لیکن ضعیف ہے:

"قال الزرکشی: وروی بسند ضعیف من حدیث انس"

بعض روایات میں آیا ہے:

"من اکل الحلال اربعین یوما نور الله قلبه"، وفی روایة: "ومن حضرها اربعین یوما یدرك التکبیرة الاولیٰ کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق" قال القاری: "کانه یرید به من لحضر العشاء والفجر فی جماعة" (موضوعات)

بہرحال روایتی حیثیت اس کی مخدوش ہے۔ باقی رہی یہ بات کہ اگر کوئی شخص ایسے کام اخلاص کرے تو کیا اس کا کوئی اثر ہوگا؟ یہ ممکن ہے، مگر یہ الگ بات ہے۔ روایت کی بات الگ ہے۔

۵۔ تراویح میں وقفہ کے دوران:

احناف لکھتے ہیں، جو جی کرے، کرے اور پڑھے:

"وهو مخیر فیه ان شاء جلس ساکتا وان شاء هلل او سبح او قرأ او صلی نافلة منفردا" (کبیری شرح منیة ص ۳۸۶)

یہ انتظار کی کیفیت ہے۔ اور یہ مستحب ہے۔ کیونکہ حرمین کا یہی دستور ہے:

"وهو الانتظار مستحب لعادة اهل الحرمین" (کبیری)

اس کے باوجود احناف نے عوام کی سہولت کیلئے ایک تسبیح کی صورت بھی ان کے سامنے رکھی ہے وہ یہ ہے کہ تین بار وقفہ میں پڑھے:

"سبحان ذی الملك والملکوت سبحان ذی العزة والعظمة والکبریاء والجبروت سبحان الملك الحی الذی لا یموت سبوح قدوس ربنا ورب الملئکة والروح"